فضائل و مسائل عیدالاضحی

ترتیب: حضرت مولانا حافظ عبدالغفور رحمۃ اللہ بانی و موسس جامعہ علوم اثریہ جہلم

عیدالاضحی کے متعلق چند ضروری مسائل

عیدالاضحی کی نماز سے قبل کچھ نہ کھانا سنت ہے۔ نماز کے بعد کھانا چاہیئے۔ بلکہ قربانی کے جانور کا گوشت کھانا مسنون ہے۔ البتہ نماز عید تک نہ کھانے کو روزہ کا نام دینا کسی طور جائز نہیں۔ عید کے روز صبح سویرے غسل کر کے حسب حیثیت اچھے کپڑے پہن کر (مرد خوشبو بھی لگا کر) عید گاہ جائیں۔ مردوں کو ریشمی لباس یا سونا نہیں پہننا چاہیئے۔ پھر پیدل عید گاہ کی طرف تکبیریں کہتے ہوئے جائیں۔ عورتوں کو بھی نماز عید کے لئے ضرور سے جائیں مگر وہ بن سنور کر نہ جائیں بلکہ سادگی کو ملحوظ رکھیں۔ جھنکار پیدا کرنیوالا زیور، بھڑکیلا لباس اور پھیلنے والی خوشبو مت لگائیں۔ اسمیں مروجہ چوڑیاں بھی شامل ہیں۔ نماز عید کے بعد راستہ بدل کر اور تکبیریں کہتے ہوئے آئیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الااللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد۔

ہدیہ تبریک ایک دوسرے سے ملاقات کرتے وقت " عید مبارک " کہنے کی بجائے یہ الفاظ کہنے چاہیں: تقبل اللہ منی و منک۔

یوم عرفہ کا روزہ

۹ ذوالحجہ کو روزہ رکھنے والے کے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ) اور عاشورہ کا روزہ گزشتہ سال کے گناہ دور کر دیتا ہے (صحیح مسلم) یوم عرفہ کی عبادت کا اجر ایک ہزار دن کی عبادت کے برابر ملتا ہے۔ یاد رہے کہ حاجی کو حج کی حالت میں عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ (ابوداؤد)

تکبیرات

ذی الحجہ کی فجر سے لیکر تیرھویں ذوالحجہ نماز عصر تک ہر نماز کے بعد بآواز بلند ان تکبیرات کا پڑھنا مسنون ہے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الااللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد۔

نصاب ہونا ضروری نہیں ۔ تھوڑی سی استطاعت رکھنے والا بھی قربانی کر کے ثواب حاصل کر سکتا ہے ۔ یاد رہے جو شخص سودی قرض لے کر قربانی کرے ۔ اس کی قربانی ناقابل قبول ہو گی ۔

عشرہ ذوالحجہ میں روزہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں اگر کوئی روزہ رکھے تو ہر روزہ کا ثواب سال بھر کے برابر ملتا ہے اور رات کے قیام کا ثواب لیلۃ القدر کے برابر ملتا ہے ۔

قربانی کا وقت

قربانی عید کے بعد کرنی چاہیئے ۔ نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں ۔ یہ حکم شہری اور دیہاتی دونوں کیلئے برابر ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی ۔ آپ کو پتہ چلا تو اس کو دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا اور پھر ہمیشہ کیلئے حکم دے دیا کہ کوئی شخص نماز پڑھنے سے پہلے قربانی نہ کرے اور قربانی دسویں ذوالحجہ سے تیرھویں ذوالحجہ تک جائز ہے ۔

(موطا، دار قطنی)

قربانی کا جانور

قربانی کا جانور دیکھ بھال کر لینا چاہیئے جو ہر عیب سے پاک ہو ۔ دبلا پتلا نہ ہو ۔ سینگ ٹوٹا ۔ کان کٹا ۔ بوڑھا مریض ۔ لنگڑا ۔ کانا نہ ہو ۔ ہاں اگر خریدنے کے بعد عیب پیدا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ۔ جانور کا خصی یا حاملہ ہونا بھی عیب نہیں ۔

قربانی کے جانوروں کا تبادلہ

قربانی کیلئے مقرر شدہ جانور کا دوسرے جانور سے تبادلہ بھی جائز نہیں ۔ (فتح الباری) قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے اگر خود نہیں کر سکتا تو کم از کم ذبح کے وقت جانور کے پاس موجود رہنا ضروری ہے ۔

قربانی کی کھال خود فروخت کرنا منع ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی قربانی کا چمڑا بیچ دے اس کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔ یعنی وہ قربانی کے ثواب سے محروم رہا۔ اس ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے قربانی کے چمڑے کو فروخت کرنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ نیز قصاب کو ذبح کرنے کی اجرت بھی الگ اپنے پاس سے دینی چاہیئے۔

شب عید

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عید الفطر اور عید الاضحی کی رات کو عبادت سے زندہ رکھا۔ وہ اس دن نہیں مرے گا۔ جبکہ سب دل مر جائیں گے (فتنوں کے زمانہ میں یا قیامت کی ہولناکیوں میں) (مجمع الزائد)

حجامت کی ممانعت

جو شخص (مرد یا عورت) قربانی کرنا چاہے وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد سے لیکر قربانی دینے تک حجامت نہ بنوائے، نہ ناخن وغیرہ کٹوائے جب تک کہ وہ قربانی کا جانور ذبح نہ کرے۔ (ابوداؤد)

جس شخص کو قربانی کی استطاعت نہ ہو وہ بھی اگر ذوالحجہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے اور نماز عید کے بعد حجامت بنوائے تو اس کو اللہ تعالی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔

قربانی کیا ہے؟

صحابہ کرام نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سنۃ ابیکم ابراھیم تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ (مسند احمد)

قربانی کے فضائل

عید کے دن قربانی سے بڑھ کر کوئی عمل ایسا نہیں جس کا ثواب قربانی سے زیادہ ہو۔ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالی اسے قبول فرمالیتا ہے۔ قربانی کا جانور اپنے سینگ، کھر، بال، گوشت پوست، خون سمیت لایا جائے گا اور اس کا ثواب ستر گنا بڑھا کر میزان میں رکھا جائیگا۔ (ترمذی)

قربانی کے جانور کے ہر ہر بال کے بدلے ایک ایک نیکی ملے گی ۔قربانی کرنے والے کے تمام سابقہ گناہ قربانی کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اللہ تعالے معاف فرمادیتا ہے ۔

قربانی کی تاکید

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مسلمان مرد، عورت کو جو استطاعت رکھتا ہے ۔قربانی کرنے کا حکم دیا ہے اور وعید فرمایا ہے کہ جو طاقت کے باوجود قربانی نہ دے ۔ وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے ۔ قربانی کے لئے صاحب

قربانی کے جانور

بکرا، بھیڑ، مینڈا، گائے، اونٹ درست ہیں ۔ اونٹ میں دس اور گائے میں سات حصہ دار شامل ہو سکتے ہیں ۔ ایک بھیڑ، بکری، دنبہ ایک گھر کے تمام افراد کی طرف سے (جو ایک چولہے پر کھانا کھاتے ہوں) کافی ہے ۔ اگرچہ ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو ۔ (ابوداؤد) ارشاد نبوی ہے کہ قربانی میں صرف مسنہ ذبح کرو ۔ اگر مسنہ نہ مل سکے تو بھیڑ کا جذعہ ذبح کرو ۔مسنہ کے معنی دو دانت والا (مجمع البحار) جب بکرا ۔ بکری ۔ دنبہ ۔ گائے ۔بیل دو دانت والے ہو جائیں خواہ وہ دو برس پورا ہو کر دوندے ہوں یا کم و بیش تو یہ جانور قربانی کیلئے درست ہیں ۔ہاں اگر ایسا جانور وقت پر نہ مل سکے تو بھیڑ کا جذعہ کر دے ۔ جذعہ اس مینڈھا یا بھیڑ کو کہتے ہیں جو پورے ایک سال کا ہو ۔ اور یہ جمہور کا قول ہے (فتح الباری) چھ ماہ کے جانور کو جائز کرنے والوں کو غور کرنا چاہیئے !

قربانی کا طریقہ اور گوشت

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چھری کو خوب تیز کرلینا چاہیئے ۔ اور جانور کو قبلہ رخ لٹا کر یہ دعا پڑھے انی وجہت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفاو ما انا من المشرکین ان صلاتی و نسکی و محیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ و بذالک امرت وانا من المسلمین اللھم منک و لک [illegible] نام لیکر) اور بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دے ۔قربانی کا گوشت خود کھائے ۔ اعزہ واحباب کو دے ۔مساکین میں تقسیم کرے ۔ ذخیرہ کرلینا بھی جائز ہے ۔ اپنے حصہ کے تین حصے کرنا ضروری نہیں ۔نیز فوت شدگان کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنا اور ان کی طرف سے قربانی کرکے ان کو ثواب پہنچانا اچھا ذریعہ ہے ۔ ایسی قربانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے آپ کی تعلیم ہے ۔ ہاں ! البتہ جو کسی کی طرف سے قربانی کرنا چاہے وہ پہلے اپنی قربانی کرے ۔